بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترمین مفتیان کرام آپ حضرات سے مسئلہ ہٰذا میں راہنمائی مطلوب ہے، امید ہے کہ تفصیلی جواب سے سرفراز فرما کر مشکور وممنون فرمائیں گے۔

فقہائے احناف میں سے علامہ عینی، علامہ کورانی، ملاعلی قاری اور شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمہم اللہ ''إسبال الإزار'' کے بارے میں یہ مسئلہ بیان کرتے ہیں اگر تکبر کے ساتھ ہو تو حرام یا مکروہ تحریمی ہے اور اگر تکبر کے بغیر ہو تو مکروہ تنزیہی ہے۔ (اور فتاوی عالمگیریہ میں بھی یہ بات مذکور ہے۔)

ملاحظہ فرمائیں:(عمدة القاري، كتاب اللباس، باب: من جر إزاره من غير خيلاء: رقم الحديث: ٥٧٨٤-٥٨٨٧، ٢١/ ٤٣٧-٤٤١، دار الكتب العلمية)

(الكوثر الجاري إلى رياض البخاري، كتاب اللباس، باب: من جر إزاره من غير خيلاء: رقم الحديث: ٥٧٨٨، ٩/ ٣٣٨، دار إحياء التراث العربي)

(مرقاة المفاتيح، كتاب الصلاة، باب الستر، رقم الحديث: ٧٦٤، ٢/ ٤٣٩، كتاب اللباس، الفصل الأول، رقم الحديث: ٤٣١١، ٨/ ١٩٧، رقم الحديث: ٤٣١٤، ٨/ ١٩٨، وكتاب الفضائل، باب فضائل سيد المرسلين ﷺ، رقم الحديث: ٥٧٧١، ١٠/ ٤٥١، رشيديه)

(اشعة اللمعات، كتاب اللباس، فصل اول: ٣/ ٥٣٥، مكتبه رضويه نوريه، سكهر)

(الفتاوى الهنديه، كتاب الكراهية، الباب التاسع: في اللبس ما يكره من ذلك وما لا يكره: ٥/ ٣٣٣، ط: بولاق)

اور علمائے دیوبند کے اس مسئلہ میں دو گروہ ہیں: پہلے گروہ میں مولانا محمد ادریس کاندہلوی، مولانا خلیل احمد سہارنپوری اور مولانا محمد زکریا کاندہلوی رحمہم اللہ اس بات کے قائل ہیں کہ ''إسبال الإزار'' اگر تکبر کے ساتھ ہو تو حرام یا مکروہ تحریمی ہے اور اگر تکبر کے بغیر ہو تو مکروہ تنزیہی ہے۔ (نوٹ: ان سب حضرات نے اکثر علامہ نووی رحمہ اللہ وغیرہ ''شوافع'' کی کتب واقوال پر اعتماد کیا ہے)

ملاحظہ فرمائیں:(التعليق الصبيح، كتاب اللباس، الفصل الأول: ٤/ ٣٨٣، المكتبة العثمانية، لاهور)

(أوجز المسالك، كتاب اللباس، باب: ما جاء في إسبال الرجل ثوبه: ١٦/ ١٧٩ - ١٩٠، دار القلم)

(بذل المجهود، كتاب اللباس، باب: ما جاء في إسبال الإزار، رقم الحديث: ٤٠٨٥، ١٢/ ١١٣، مركز الشيخ أبي الحسن الندوي، الهند)

اور دوسرے گروہ میں علامہ انور شاہ کشمیری، مولانا بدر عالم میرٹھی، مولانا اشرف علی تھانوی رحمہم اللہ اور مفتی محمد تقی عثمانی صاحب زید مجدہم نے اس بارے میں یہ فرمایا ہے کہ اس مسئلہ میں تکبر کی قید کا اعتبار نہیں ہے، اسبال ہر حال میں مکروہ تحریمی اور ناجائز ہے۔

ملاحظہ ہو: (امداد الفتاوی، احکام متعلقہ لباس، ٹخنوں سے نیچے پاجامہ یا تہبند لٹکانا و دفع شبہ متعلقہ مسئلہ مذکورہ، جواب اشکال بر کراہت اسبال بدون خیلاء: ۴/ ۱۲۱- ۱۲۳، مکتبہ دار العلوم کراچی)

(اصلاح رسوم، آٹھویں فصل، ص: ۲۹، ۳۰، دار الاشاعت)

(إعلاء السنن، كتاب الحظر والإباحة، باب: النهي عن الثوب المزعفر للرجال، فوائد شتى تتعلق باللبس والاستعمال: ١٧/ ٣٦٦، إدارة القرآن كراتشي)

(العرف الشذي، كتاب اللباس، باب: ما جاء في كراهية جر الإزار، رقم الحديث: ١٧٣٠، ٣/ ٢٥٢، دار إحياء التراث العربي)

(فيض الباري، كتاب اللباس، باب: قول الله تعالى: ﴿قل من حرم زينة الله التي أخرج لعباده﴾ رقم الحديث:

دارالافتاء جامعہ خیرالمدارس ملتان پاکستان

(۷۲/٦،٥٧٨٣، دار الكتب العلمية)

(حاشيه البدر الساري إلى فيض الباري للميرٹهي، كتاب اللباس، باب: قول الله تعالى: ﴿قل من حرم زينة الله التي أخرج لعباده﴾ رقم الحديث: ٥٧٨٣، ٧٢/٦، دار الكتب العلمية)

(تقرير ترمذي، كتاب اللباس، باب ما جآء في كراهية جر الإزار: ٢٣٨/٢-٢٤١، ميمن اسلامك بكس)

(تكملة فتح الملهم، كتاب اللباس والزينة، باب: تحريم جر الثوب، رقم الحديث: ٥٤١١، ٢١٣/٤، مكتبة دار العلوم كراتشي)

(نوٹ: اس دوسرے گروہ کے تمام مستدلات کا جواب مسلک بریلویت کے شیخ الحدیث جناب غلام رسول سعیدی صاحب نے اپنی تفسیر "تبیان القرآن، (جلد: ۴، صفحہ: ۳۲۱ تا ۳۳۱) میں دیا ہے، اسے بھی ملحوظِ خاطر رکھ لیا جائے، مذکورہ تفسیر آنجناب کے پاس ہو تو فبہا، بصورت دیگر انٹرنیٹ سے مندرجہ ذیل لنک سے ڈاؤن لوڈ کی جا سکتی ہے)

http://www.archive.org/download/TafsirTibyan-ul-quranUrdu/TibiyanulQuranJ4.pdf

اس کے علاوہ علماء دیوبند کے تمام فتاویٰ جات میں بھی اسی طرح (بہر صورت مکروہ تحریمی کا قول) مذکور ہے،

چنانچہ! فتاویٰ دار العلوم دیوبند: ۱۴۷/۱۶، امداد الفتاویٰ: ۱۲۱/۴، امداد الاحکام: ۳۳۷/۴، فتاویٰ محمودیہ: ۲۷۳/۱۹، کفایت المفتی: (مفتی کفایت اللہ صاحب دہلوی رحمہ اللہ نے دو مقامات پر اس فعل کے بارے میں لکھا ہے کہ ایسا کرنا "سخت گناہ" ہے، ملاحظہ ہو: ۳۱۱/۳، ۱۵۶/۹، اور ایک جگہ لکھا ہے کہ "مکروہ تنزیہی" ہے، ملاحظہ ہو: ۴۳۰/۳) احسن الفتاویٰ: ۲۹۶/۳، فتاویٰ رحیمیہ: ۱۴۶/۵، فتاویٰ حقانیہ: ۴۱۶/۲، ۱۹۵/۳، آپ کے مسائل اور ان کا حل: ۳۲۳/۳، فتاویٰ دار العلوم زکریا: ۴۱۶/۴، نجم الفتاویٰ: ۳۹۲/۲، فتاویٰ عباد الرحمٰن: ۱۴۸/۵، میں حرمت، کراہت تحریمی اور سخت گناہ کا حکم مذکور ہے۔

مذکورہ بالا تفصیل ملاحظہ کرنے کے بعد معلوم یہ کرنا ہے کہ

(۱) فقہاء احناف کے نزدیک تکبر کی نیت کے بغیر "اسبال الازار" کا کیا حکم ہے؟ اس بارے میں کتب فقہیہ میں کیا تفصیلات ہیں؟

(۲) "اسبال الازار" سے متعلق مذکورہ احادیث میں سے جو احادیث (تکبر کی قید سے) مطلق ہیں، انہیں فقہائے احناف کے نزدیک (تکبر کے ساتھ) مقید (احادیث) پر محمول کیا جائے گا یا نہیں؟

(۳) اکابرین علماء دیوبند رحمہم اللہ کی اکثریت نے اس مسئلہ میں فقہائے احناف (ملا علی قاری، علامہ عینی، شاہ عبد الحق محدث دہلوی رحمہم اللہ) کی اتباع کو کس بناء پر ترک کیا؟ بالفاظ دیگر! اس مسئلہ میں فقہائے احناف کی عبارات کو چھوڑ کر براہ راست احادیث سے استدلال کیوں کیا گیا؟

فقط والسلام! المستفتی:

محمد راشد ڈسکوی

استاذ ورفیق شعبہ تصنیف وتالیف جامعہ فاروقیہ کراچی

۱۴۳۶/۶/۲ھ

07 MAY 2015
دارالافتاء
جامعہ خیر المدارس ملتان پاکستان
خط نمبر ۱/۷
صفحہ ۱/۷

''باسمہ تعالیٰ''

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

امابعد

''اسبال'' صرف ازار کے ساتھ خاص نہیں، بلکہ قمیص، عمامہ، کوٹ اور رومال وغیرہ میں بھی متحقق ہوتا ہے، ٹخنوں کو چھپانا بھی اسبال ہے، قمیص کی آستینوں کو اس قدر لمبا رکھنا کہ ہاتھ اس میں چھپے رہیں یہ قمیص کا اسبال ہے، عمامہ کے شملہ کو سرین سے زائد رکھنا عمامہ کا اسبال ہے، رومال کو کندھے یا سر پر اس طرح ڈالنا کہ دونوں اطراف باندھے بغیر چھوڑی ہوئی ہوں رومال میں اسبال ہے، کوٹ متعاد طریقے کے خلاف صرف کندھوں پر رکھ لینا بھی اسبال ہے۔

بخاری شریف کی ایک روایت سے اس کی تائید ہوتی ہے:

"من جر ثوبه مخيلة لم ينظر الله اليه يوم القيامة، فقلت لمحارب اذكر ازاره قال ما خص ازارا ولا قميصاً" (بخاری شریف)

''سدل'' کی تعریف وتشریح کرتے ہوئے علامہ قہستانی لکھتے ہیں:

"السدل الارسال حتى يصيب الارض او وضعه على رأسه او كتفيه و ارسال اطرافه من جوانبه۔ (طحطاوی، جلد:۱، صفحہ:۲۷۰)

حضرات فقہاء نے ''سدل'' مطلقاً مکروہ قرار دیا ہے خواہ تکبر سے ہو خواہ بلا تکبر ہو چنانچہ طحطاوی میں ہے:

"وان كان مع السراويل فكراهته للتشبيه باهل الكتاب فهو مكروه مطلقاً سواء للخيلاء او غيره بحر۔ (طحطاوی، جلد:۱، صفحہ: ۲۷۰)

"ذكر في البدائع .... عن ابي حنيفةؒ انه يكره السدل على القميص وعلى الازار وقال انه صنيع اهل الكتاب .... فهو مكروه مطلقا سواء كان للخيلاء او لغيره للنهي من غير فصل" (طحطاوی، جلد:۱، صفحہ: ۲۷۰)

امام اعظم ابوحنیفہ اور حضرات فقہاء کے نزدیک اسبال مطلقاً مکروہ ہے، خواہ اس کا منشا تکبر ہو یا نہ ہو، اسی طرح ''للنهي من غير فصل'' کے الفاظ سے معلوم ہوا کہ ''مخيله'' وغیرہ کے الفاظ زیادتی مذمت کیلئے ہیں، حرمتِ اسبال ازار اس کے بغیر بھی ثابت ہوگی۔

(ب) اگر چہ روایات دونوں طرح کی ہیں اور اسی طرح شارحین کی آراء بھی دونوں طرح کی ہیں تاہم ہمارے خیال میں وہ روایات راجح ہیں جن میں ''مخيله'' وغیرہ کی قید موجود نہیں۔ جس کی درج ذیل وجوہ ہیں۔

۱۔ "قال لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم نعم الرجل خريم الاسدي لو لا طول جمته واسبال ازاره، فبلغ ذلك خريماً فعجل فاخذ شفرته فقطع بها جمته الىٰ اذنيه ورفع ازاره الى انصاف ساقيه"

(ابوداؤد شریف، کتاب اللباس، باب ماجاء فی اسبال الازار، جلد:۲، صفحہ:۲۱۱)

۲۔ "عن ابی ذرؓ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال: ثلاثۃ لا یکلمھم اللہ ولا ینظر الیھم یوم القیامۃ ولا یزکیھم ولھم عذاب الیم"قلت:" من ھم یا رسول اللہ قد خابوا وخسروا" فأعادھا ثلاثاً قلت:" من ھم یا رسول اللہ قد خابوا وخسروا" قال:"المسبل والمنان والمنفق سلعتہ بالحلف الکاذب او الفاجر"

(ابوداؤدشریف، کتاب اللباس، باب ماجاء فی اسبال الازار، جلد:۲،صفحہ:۲۱۰)

۳۔ علامہ ابن العربیؒ فرماتے ہیں:

"لایجوز للرجل ان یجاوز بثوبہ کعبہ ویقول لا اجرہ خیلاء لان النھی قد تناولہ لفظًا ولا یجوز لمن تناولہ اللفظ حکمًا ان یقول لا امتثلہ ؛ لان تلک العلۃ لیس فیّ فانھا دعوی غیر مسلمۃ بل اطالتہ ذیلہ دالۃ علیٰ تکبرہ۔

(تحفۃ الاحوذی علی جامع الترمذی، ابواب اللباس، باب ماجاء فی کراھیۃ جرالازار)

اس سے معلوم ہوا کہ یہ موقف اختیار کرنا کہ''جو اسبال ازار تکبر کے طور پر نہ ہو وہ نہی میں داخل نہیں'' یہ مسلم نہیں، بلکہ اس کو بھی تکبر پر محمول کرتے ہوئے ممنوع کہا جائے گا۔

حضرت عمرو بن زرارہ انصاریؓ کے واقعہ سے بھی اس بات کی تائید ہوتی ہے کہ تکبر کی نیت نہ ہونے کے باوجود بھی یہ شرعاً ممنوع ہے۔ حضرت عمرو بن زرارہؓ ایک پوشاک پہنے ہوئے تشریف لے جارہے تھے اور انہوں نے اسبال ازار کیا ہوا تھا، حضور علیہ السلام نے اس کے کپڑے کا ایک کنارا پکڑا اور یہ فرمایا:''عبدک وابن عبدک وامتک''حضرت عمرو بن زرارہ نے یہ سن کر عرض کیا یارسول اللہ''انی حمش الساقین'' آپ نے فرمایا کہ:''یاعمرو! ان اللہ قد احسن کل شیءٍ خلقہ، یا عمرو! وان اللہ لا یحب المسبل''

(تحفۃ الاحوذی علی جامع الترمذی، ابواب اللباس، باب ماجاء فی کراھیۃ جرالازار)

اس میں یہ بات صراحتاً موجود ہے کہ انہوں نے اپنی پنڈلیوں کے باریک اور کمزور ہونے کا عذر پیش کیا کہ میرا اسبال ازار اس عذر کی وجہ سے ہے۔ اس کے باوجود آپ علیہ السلام نے''ان اللہ لا یحب المسبل''ارشاد فرمایا۔ اس سے معلوم ہوا کہ تکبر کے طریق سے نہ بھی ہو پھر بھی شرعاً اس کی اجازت نہیں۔

طبرانی میں یہی روایت مذکور ہے جس میں یہ اضافہ بھی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرو بن زرارہؓ کے گھٹنے کے نیچے چار انگلیاں رکھیں اور فرمایا کہ:''یا عمر ھذا موضع الازار''

(معجم الکبیر للطبرانی، تحفۃ الاحوذی علی جامع الترمذی، ابواب اللباس، باب ماجاء فی کراھیۃ جرالازار)

طبرانی میں ہی شرید ثقفی کی روایت میں ہے کہ آپ علیہ السلام نے ایک آدمی کو اسبال ازار کا مرتکب پایا تو فرمایا:''ارفع ازارک''اس نے عذر بیان کیا کہ:''انی احنف تصطک رکبتای''اس عذر کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''ارفع ازارک فکل خلق اللہ حسن''

ابن ابی شیبہ کی روایت میں ہے: "وهـذا اقبـح مـمـا بسـاقك" کہ یہ اسبال ازار اس عیب سے بدتر ہے جو تیری پنڈلیوں میں ہے۔

اسی طرح نسائی، ابن ماجہ اور صحیح ابن حبان میں حضرت مغیرہ بن شعبہ کی روایت ہے کہ:

رأيت رسـول الـلّـه صلى اللّٰه عليه وسلم اخذ برداء سفيان بن سهيل وهو يقول يا سفيان لاتسبل فان الله لا يحب المسبلين"

یہاں بھی حضور علیہ السلام نے حضرت سفیان بن سہیل سے یہ تحقیق نہیں کی کہ یہ اسبالِ ازار تکبر کے طور پر ہے یا نہیں بلکہ مطلقاً منع فرمادیا۔

اسی طرح ترمذی ونسائی میں حضرت عبید بن خالد کی روایت ہے:

"كـنـت امشي وعلي برد اجره فقال لي رجل ارفع ثوبك فانه انقى وابقى فنظرت فاذا هو النبي صلى اللّٰه عليه وسلم"

اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے پاس آنے والے ایک نوجوان کو ارشاد فرمایا:

"ارفع ثوبك فانه انقى لثوبك واتقى لربك"

مسند احمد میں حدیث ابن عمر موجود ہے اس سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ جر ازار یہ ہوتا ہی تکبر کی وجہ سے ہے، چنانچہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

"اياك وجر الازار فان جر الازار من المخيلة"

اس حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گویا ہر جر ازار کا سبب تکبر کو قرار دیا، اس کی روشنی میں وہ روایات جن میں "مخيله" وغیرہ کے الفاظ ہیں ان کی توجیہ بھی آسان ہوگئی کہ یہ قید احترازی نہیں، بلکہ واقعی ہے، اور اس کا تذکرہ شاید زیادتی مذمت کی وجہ سے ہو۔

سوال: حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بارے میں ابوداؤد شریف میں وارد ہے کہ جب انہوں نے تکبر کے طور پر کپڑا لٹکانے کی وعید "لـم ينـظـر الله اليه يوم القيامة" سنی تو فرمایا کہ: "ان احـد جـانبي ازاري يسترخي" اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے بارے میں ابن ابی شیبہ میں موجود ہے کہ "انه كان يسبل ازاره" جب ان کو اس بات کا تذکرہ کیا گیا تو فرمایا کہ "انى حـمـش الساقين" ان دونوں حضرات کا یہ عمل اس بات کی دلیل ہے کہ اسبالِ ازار بدوں تکبر بھی ہوتا ہے اور یہ مطلقاً حرام نہیں، کیونکہ ان دونوں حضرات کے بارے میں یہ تصور بھی نہیں کیا جاسکتا کہ یہ حضرات حرام کے مرتکب ہوئے۔

جواب: حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بارے میں خود حضور علیہ السلام نے صفائی دیدی کہ: "لسـت مـمـن يفعله خيلاء" کتاب المغازی میں حضرت سیدنا صدیق اکبر کے اس استرخاء کا سبب بھی بیان کیا گیا ہے کہ:

"كان ابو بكرؓ نحيفاً فلا يستمسك ازارهٗ عليه بل يسترخي عن حقويه"

(بذل المجہود، جلد:۱۶، صفحہ:۴۱۱)

گویا وہ اس بارے میں معذور تھے اور حضور علیہ السلام نے عدمِ تکبر کی شہادت دیدی اس لئے اس کو بنیاد بنا کر اعتراض نہیں کیا جاسکتا، اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے فعل کی توجیہ یہ کی گئی ہے کہ ان کا اسبال نصف ساق سے اسبال تھا،

ٹخنوں سے نیچے تک کا اسبال نہیں تھا جو کہ ممنوع ہے، چنانچہ تحفۃ الاحوذی میں موجود ہے:

’’فهو محمول علىٰ انهٗ اسبلهٗ زيادةً على المستحب وهو ان يكون الىٰ نصف الساق ولا يظن به انهٗ جاوز به الكعبين‘‘

(تحفۃ الاحوذی علی جامع الترمذی، کذا فی فتح الباری لابن حجرؒ، کتاب اللباس)

اور انہوں نے خود جو اسبال کی توجیہ کی تھی اس میں بھی اس کی طرف اشارہ نکلتا ہے: ’’والتعلیل یرشد الیہ‘‘ (تحفۃ الاحوذی)

علامہ ابن عبد البر فرماتے ہیں:

’’ان جر القميص وغيره من الثياب مذموم على كل حال‘‘

(فتح الباری لابن حجرؒ، کتاب اللباس، باب من جر ثوبہ من الخیلاء، جلد: ۱۰، صفحہ: ۲۶۳)

جب اسبال فی القمیص، اسبال فی العمامۃ ہر حال میں ممنوع ہے خواہ از روئے تکبر ہو یا بدوں تکبر، تو اسی طرح اسبالِ ازار بھی مطلقاً ممنوع ہونا چاہیے؛ کیونکہ حضور علیہ السلام کی تصریح کے مطابق اسبالِ ازار ہوتا ہی تکبر کی وجہ سے ہے۔

الحاصل: اسبالِ ازار مطلقاً ممنوع ہے اگرچہ اس کی علت تکبر نہ ہو، جیسے کہ حضرت عمرو بن زرارہؓ کے واقعہ میں گویا عدم تکبر کی تصریح موجود ہے، لیکن اس کے باوجود آپ علیہ السلام نے ان کو منع فرمایا۔

نیز ہمارے اکابر علمائے دیوبند نے تقریباً سب نے اسبالِ ازار کو مطلقاً ممنوع قرار دیا ہے، انہوں نے اس بارے میں فقہائے احناف کی تصریحات کو نہیں چھوڑا بلکہ اختیار کیا ہے جیسا کہ شروع میں ہم نے طحطاوی، بحر، قہستانی، اور بدائع کے حوالہ سے عبارات نقل کی ہیں بلکہ امام ابوحنیفہؒ سے بھی علی الاطلاق اس کی مخالفت منقول و مصرّح ہے۔ اصل علمائے احناف اور مشائخ احناف یہی ہیں، اکابر کے فتاویٰ ان فقہاء کی عبارات کے عین مطابق ہیں، باقی حضرت ملا علی القاریؒ، علامہ عینیؒ وغیرہ حضرات مشائخ احناف میں سے ہونے کے باوجود ان کی محدثانہ شان بھی ہے، اس مسئلہ میں بعض احادیث میں ’’مخیلہ‘‘ وغیرہ کی قید کے پیش نظر اس قید کو احترازی سمجھتے ہوئے انہوں نے یہ قول کیا کہ اگر اسبالِ ازار، جر ثوب تکبر کے طور پر ہو تو حرام ہے، تکبر کے بغیر ہو تو پھر مکروہ تنزیہی ہے یہ بظاہر اصل حنفی مسلک نہیں، یہ ان کی محدثانہ شان کا اظہار ہے۔

الحاصل: ہمارے اکابر رحمہم اللہ کا فتویٰ مسلک احناف کے بالکل مطابق ہے، اور کسی شخص کا اسبال ازار میں عدم تکبر کا دعویٰ شرعاً مسموع نہیں۔ ....فقط واللہ اعلم

بندہ محمد عبد اللہ عفا اللہ عنہ

رئیس دار الافتاء جامعہ خیر المدارس ملتان

۱۷/۷/۱۴۳۶ھ

دار الافتاء ۱۳۶۷ھ جامعہ خیر المدارس ملتان

مفتی جامعہ خیر المدارس ملتان پاکستان